[illegible] نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۵۲ مطبوعہ ۲۴ ڈسمبر ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ؍ ۱۱ ؍

ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک۔ عہ؍ ۸ ؍

" دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عہ؍ ۲ ؍

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ٭

ایڈیٹوریل

اور وہ اُس کلام کو آپس ہی میں رکھکے چرچا کرتے تھے۔ کہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے کیا معنی ہیں ٭

مرقس ۹ - ۱۰ ٭

اسرائیلی قوم میں صدوقی فرقہ اگرچہ قیامت کا قایل نہ تھا۔ تاہم مُردوں کی قیامت کا اعتقاد سب فریسیوں اور عالم و جاہل اہل ہنود کے دلوں میں علی العموم جاگزیں تھا۔ لیکن مسیح کی یہہ باتیں۔ کہ "دیکھو ہم یروسلم کو جاتے ہیں۔ اور ابن آدم سردار کاہنوں اور فقیہوں کے حوالے کیا جائیگا۔ اور وہ اُسکے قتل کا حکم دینگے۔ اور اُسے ٹھٹھوں میں اُڑائینگے۔ کوڑے مارینگے۔ اُسپر تھوکینگے۔ اور غیر قوموں کے ہاتھ سے اُسے قتل کرائینگے۔ لیکن وہ تیسرے دِن پھر جی اُٹھیگا" ایسی تھیں۔ کہ اسکے شاگرد اُنکے سمجھنے میں حیران و سرگردان تھے۔ اور جائے تعجب نہیں کہ وہ آپس میں چرچا کرتے اور کہتے تھے۔ کہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے کیا معنی ہیں ٭ وہ مریدان بیچر نہ تھے۔ کہ معجزات۔ اور فوق الفطرت الٰہی کاموں کے قایل نہ ہوں ؛ وہ عہد عتیق سے واقف تھے جسمیں اعجازی اور فوق العادت کام نبیوں کے ذریعہ سے اکثر ظہور میں آئے تھے ؛ وہ جانتے تھے کہ الیشع نے کیونکر خدا سے دُعا کرکے ایک بڑھیا کے اکلوتے بیٹے کو پھر زندہ کر دیا ؛ اُنہوں نے یہہ بھی بچشم خود دیکھ لیا تھا۔ کہ مسیح کیونکر قم باذنی کہکے مردوں کو جلا دیتا ہے ؛ اُنہوں نے یہہ بھی ضرور دیکھا یا سُنا ہوگا کہ بعض بیمار آدمی شدتِ مرض سے ایسی سکتہ کی حالت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کہ لوگ اُنکو مردہ جانکر تجہیز و تکفین کی فکر کرنے لگتے۔ اور کسیقدر عرصہ کے بعد وہ حس و حرکت کرنے لگجاتے اور لوگ خیال کرتے ہیں کہ مردہ جی اُٹھا ہے ؛ لیکن یہہ امر انکی حیرانی اور تعجب کا باعث تھا۔ کہ کوئی مقتول و مصلوب شخص تیسرے دِن قبر سے کیونکر اُٹھ سکتا ہے ؛ وہ نہ ذاتی تجربہ اس قسم کا رکھتے تھے۔ اور نہ کبھی ایسا ناممکن العقل ماجرا۔ اُنکے سُننے یا دیکھنے میں آیا تھا۔ پس کچھ عجب نہیں کہ باوجود خداوند مسیح کے بار بار اُنپر اس بات کو ظاہر کرنے۔ اور صاف صاف کہنے کے۔ اُنکی سمجھ میں نہ آتا تھا۔ کہ وہ مارا جاکر تیسرے دن پھر کیونکر جی اُٹھیگا ٭

جب یہہ درحقیقت واقع ہوا۔ کہ وہ مصلوب و مقتول اور مدفون ہوا۔ تو اِن سب باتوں کا انکو بخوبی علم تھا ؛ اور یہہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے۔ مگر اسکے جی اُٹھنے کے ہرگز منتظر نہ تھے۔ کیونکہ ایسے مُردے کے جی اُٹھنے کے معنی اُنکی سمجھ میں مطلق نہ آئے تھے ؛ لیکن

جب خداوند مسیح اپنے قول کے مطابق تیسرے دن جی اٹھا۔ اور مریم مگدلینی اور یعقوب کی ماں مریم۔ اور سلومے کو دکھائی دیا۔ اور قبر خالی دیکھی گئی۔ اور فرشتوں نے اُنسے کہا کہ "تم کیوں زندہ کو مُردوں میں ڈھونڈھتی ہو" یاد کرو کہ اُسنے اپنے جیتے جی کہا تھا۔ کہ "ضرور ہی کہ ابن آدم گنہگاروں کے ہاتھ میں حوالہ کیا جائے۔ اور صلیب دیا جائے۔ اور تیسرے دن اُٹھے" تو اُسکی باتیں انہیں یاد آئیں۔ اور قبر سے پھر کے اُن گیارہوں اور باقی سب لوگوں کو اس ماجرے کی خبر دی۔ پر انکی باتیں انہیں کہانی سی سمجھ پڑیں۔ اور اُنپر اعتبار نہ کیا۔ اور آخر کو پطرس اور یوحنا نے خود جاکر قبر کو دیکھا۔ کہ اسمیں صرف سوتی کپڑے اور سربند پڑا ہوا ہی۔ اور قبر خالی ہی۔ تو بھی یقین نہ کیا۔ کیونکہ وہ ہنوز مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے معنوں سے ناواقف تھے۔ اسی لئے ضرور ہوا کہ مسیح خداوند اپنے جی اٹھنے کے بعد چالیس دن تک زمین پر رہے اور اس عرصہ میں اُسنے بار بار اپنے کو اُنپر ظاہر کیا۔ اُن سے ہمکلام ہوا۔ اُنکے ساتھ کھایا۔ اور بہت سی قوی دلیلوں سے اپنے کو زندہ ثابت کیا۔ پس جب مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے معنی بخوبی تمام اُنکی سمجھ میں آگئے۔ اور انہیں کامل یقین ہوگیا۔ تو اُنکے دیکھتے ہوئے وہ آسمان پر چلا گیا۔ اور بدلی نے اسے انکی نظروں سے چھپا لیا۔ جب وہ خود مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے معنی سمجھ گئے۔ تو یسوع کی قیامت کی خبر بڑی سرگرمی و استقلال کے ساتھ اَوروں کو دی۔ اور یہہ ہی ایک بات تھی جو انکی ساری تعلیم کا مرکز تھی۔ یہی "انجیل" تھی جسکی وہ منادی کرتے تھے۔ اور اسکی شہادت پر اُنہوں نے اپنے خون سے مُہر کی ✦

سیلون۔ جسکو قدیم سے لنکا کہتے ہیں۔ ایک جزیرہ ہی۔ جو ہندوستان سے بہت دور نہیں ہی۔ مشرقی صوبہ میں جسمیں جنگل بکثرت ہی۔ ایک جنگلی قوم ویڈا رہتی ہی جسکے معنی تیر انداز یا شکاری ہیں۔ یہہ لوگ دو فرقوں میں منقسم ہیں یعنی جنگلی ویڈا۔ اور دیہاتی ویڈا۔ جنگلی ویڈا کسی قسم کے گھر نہیں رکھتے۔ خشک موسم میں وہ درختوں کے تلے۔ یا انکی ڈالیوں میں اوپر چڑھکے سوتے ہیں۔ برسات کے موسم میں وہ غاروں میں گھس جاتے یا چٹانوں کے تلے پڑے رہتے ہیں۔ جنگلی ویڈاؤں کی پوشاک صرف ایک کپڑے کی چھوٹی سی پٹی ہوتی ہی جسکو وہ کمر سے لپیٹے رہتے ہیں۔ وہ پانی کو بجز پینے کے اور کسی استعمال میں نہیں لاتے۔ کیونکہ بقول اُنکے غسل کرنے سے وہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ ویڈا قریب چھ فٹ لمبی بانس کی ایک کمان۔ اور تیر جسکے سرے پر ایک لمبی آہنی نوک ہوتی ہی۔ رکھتے ہیں۔ انکا دوسرا ہتھیار صرف ایک چھوٹی کلہاڑی ہوتی ہی۔ انکی خوراک جسکو وہ ہمیشہ پکاتے ہیں۔ شہد۔ بندر۔ ہرن۔ اور جنگلی سور ہیں۔ یہہ جنگلی لوگ کچھ علم گھڑی گھنٹوں کا نہیں رکھتے۔ اور نہ ہفتہ کے دنوں کے نام انہیں ہیں۔ وہ دو باتیں سے زیادہ گنتی۔ جسکے لئے وہ اپنی انگلیاں استعمال میں لاتے ہیں۔ نہیں گن سکتے جب کوئی شخص انمیں بیمار ہو جاتا ہی۔ تو وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ یہہ بیماری کسی بدروح کے باعث ہوئی ہی۔ اسلئے وہ شیطانی ناچ ناچتے اور نذریں چڑھاتے ہیں۔ جب انمیں کوئی مرجاتا ہی۔ تو متوفی کی روح کو (جو شیطان ہوگئی ہی) گوشت۔ شہد۔ اور جڑیں نذر چڑھائی جاتی ہی۔ تاکہ وہ پس ماندوں کو بخار میں مبتلا نہ کرے۔ بجز اسکے کہ مرنے کے بعد وہ بدروحیں ہو جاتے ہیں۔ آیندہ حالت کی بابت اور کوئی خیال انمیں نہیں ہی ✦

دیہاتی ویڈا اسقدر وحشی نہیں ہیں۔ وہ گھر بناتے اور کشتکاری کرتے ہیں۔ ویڈا لوگوں کو انگلش گورنمنٹ نے زمین۔ مویشی۔ اور بیج دیکر آباد ہونے اور کشتکاری کرنے کی ترغیب دی۔ مشنریوں نے بھی انہیں خدا۔ اور خداوند یسوع مسیح کے وسیلے راہ نجات سکھلانے کے لئے کوشش کی۔ اور بعضے انمیں سے مسیحی ہوگئے۔ اور اصطباغ پایا ✦ پروگریس

ہم نے نورافشاں مطبوعہ ۵ نومبر ۱۸۹۱ء میں مراد آباد کے اخبار رُہنیل کے ایک مضمون اڈیٹوریل مطبوعہ ۱۶ اکتوبر ۱۸۹۱ء کے بارے میں لکھا تھا۔ کہ اخبار مذکور نے فحش الفاظ درج کئے ہیں۔ اسپر ہمعصر رُہنیل یکم دسمبر کے اڈیٹوریل نوٹس میں یوں رقمطراز ہی۔ "ہماری رُہنیلی کمان کا تیر ہمعصر نورافشاں لودیانہ کے لگ گیا۔ چنانچہ پادری صاحب نے ایک وعظ کا پلندہ ہماری بھی نذر کیا۔ جسکے عوض ہم مسرت کے ساتھ کم سے کم دو من شکریہ ادا کرتے ہیں۔" ہمعصر کو معلوم ہو کہ۔ ہمعصر کی رُہنیلی کمان کا تیر جو جسمانی۔ اور نفسانی خیالات سے پُر تھا۔ نورافشاں کے اوپر جو روشنی کا اظہار کرنیوالا ہی۔ کچھ اثر نہیں کرسکتا۔ لیکن ضرور اس کا بد اثر نفسانی مزاج لوگوں پر ہوا ہوگا۔ اور بہتوں کے اخلاق بگاڑنے کا سبب ہوا ہوگا۔ افسوس کہ ہمعصر ابتک اس بات کو ہنسی میں اُڑاتا ہی۔ بلکہ انکار کرتا ہی۔ کہ فحش الفاظ اُسنے استعمال نہیں کئے۔ چنانچہ لکھتا ہی۔ کہ "برائے خدا آپ ایک لفظ تو فحش بتلائیے" ہمعصر کا یہہ لکھنا نہ معلوم کیا مطلب رکھتا ہی۔ رُہنیل مطبوعہ ۱۶ اکتوبر صفحہ اول سے صفحہ دوسرے کے نصف تک فحش الفاظ کیا ایک فحش عبارت سے بھرا ہوا ہی جسکا بیان کرنا بھی باعث شرم ہی۔ اسلئے ہم نے تکفیہ الاشارہ سمجھکر وہ الفاظ درج نہیں کئے تھے۔ مگر ہمعصر نہ سمجھے۔

کیوں ہمعصر صاحب؟ ایک نوجوان کھترانی کا ذکر جسکی بابت آپ لکھتے ہیں کہ "انکی وجہ سے دل کا انتشار رفع ہوگیا۔ یا تو ایک ایک گھڑی برسوں کے برابر گذر رہی تھی۔ یا اب چند گھنٹے یوں ہی گذر گئے۔ وقت جاتا معلوم ہی نہ ہوا"۔ کیا یہہ باتیں پاک خیالات ہیں یا کہ فحش اور گندے خیالات ہیں۔ جنکو نیک آدمی سنکر ہی ناشایستہ کہیگا اور پھر لکھا ہے کہ جس درجہ میں وہ عورت بیٹھی تھی وہ درجہ چودہ پندرہ آدمیوں سے بھر گیا اور آپنے "فوراً پولیسمینوں سے زاید آدمیوں کو نکلوا کر جگہہ خالی کرا دی۔ اب تو بہت معتقد ہوئیں۔ بچوں کو مٹھائی لیدی۔ واسوں کے لئے اصرار ہوا۔ مگر یہاں یہہ معاوضہ کب منظور تھا۔ ٹرین چھوٹی۔ اور وہ خوش خوش روانہ ہوئی۔ بس ایک خواب کی سی حالت تھی۔ پھر ہم کہاں اور وہ کہاں نام نشان بھی ندارد" کیا یہہ سب بیان آپ کے اخبار میں درج نہیں ہے۔ اور کیا یہہ عبارت شایستگی — اور تہذیب سے خالی اور اخلاق سے بعید نہیں ہے؟ جیسا ہم نے پہلے کہا ویسا اب پھر بھی کہتے ہیں کہ ایسے مضامین کے درج اخبار کرنے سے پبلک کو از حد نقصان پہنچتا ہے اور ساتھ ہی ایسے اخبار کی قدر و منزلت میں بھی فرق آتا ہے ✦

جائے تعجب ہے کہ ہمعصر ہمکو اس بارے میں نکتہ چینی کرنیوالا۔ اور گناہ کا مرتکب بتلاتا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے "اگر آپ کو گناہ کا خوف ہے تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ فحش (......) کے الفاظ کیونکر لکھ مارے گئے قلم دوات دکھنے والا کسی آیتہ شریفہ کی رو سے مرتکب گناہ کا نہیں ہوا"۔ افسوس کہ انسان گناہ کو گناہ نہیں گنتے بلکہ اُلٹا سمجھانیوالے کو نکتہ چین اور گناہ کا مرتکب نام دیتے ہیں۔ اور پھر ہمعصر ... ہے۔ کہ "پادری صاحب کو معلوم ہو کہ فحش الفاظ لکھنے ... قرار دیا جاتا ہے۔ مگر شاید آپ کی سفارش سے آجتک ...ازپرس نہیں ہوئی"۔ ہمعصر کا یہہ لکھنا دانائی سے خالی معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ گورنمنٹ آف انڈیا نے اب سے اسکی بازپرس نہیں کی۔ تو یہہ سمجھنا چاہئے کہ گورنمنٹ کو اسکی بابت خبر نہیں ملی۔ ورنہ قانوناً گورنمنٹ بازپرس کرسکتی ہے لیکن ہم نے نورافشاں میں لکھا تھا۔ کہ گورنمنٹ عالیہ یعنی خدا کی عدالت سے ایسا جرم بے سزا نہ چھوٹیگا۔ کیونکہ خدا ہر ایک فعل کو جو لوگ کرتے ہیں اور ہر ایک قول کو جو لوگ لکھتے ہیں عدالت میں لاویگا۔ اگر اس دنیا کی عدالت سے یہہ مقدمہ نظر انداز ہی رہے۔ مگر اس دُنیا کی عدالت سے یہہ بالکل کسیطرح پر نہ بچ نکلیگا۔ پھر ہمعصر لکھتا ہے۔ کہ "ہماری رائے میں الفاظ فحش جس قلم سے لکھے گئے وہ قط دہرنے کے لایق ہے"۔ ہم اسپر کچھ نہیں لکھتے لیکن اسکو پبلک اور ناظرین کے انصاف پر چھوڑ دیتے ہیں۔ کہ وہ خود فیصلہ کریں۔ کہ کونسی قلم کو قط کی ضرورت ہے۔ اور آخر میں ہم پھر جتانا چاہتے ہیں۔ کہ نہایت ضرور اور لازم ہے۔ اور اخبار نویسوں کو یہہ مناسب ہے۔ کہ سنجیدہ اور نصیحت بخش مضامین درج اخبار کریں۔ نہ کہ فضول اور ردی مضامین سے کاغذ کو سیاہ کریں۔ کیونکہ یہہ ناظرین کا نہ صرف زر ہی کا نقصان کرتے ہیں۔ بلکہ عاقبت کا بھاری نقصان کرتے ہیں۔ دل کو شیطان کی نشستگاہ بنا کر روح کو دوزخ کے لایق بناتے ہیں۔ کاشکہ ہمارے تمام ہمعصر پبلک کی بہتری اور بہبودی کا خیال مدنظر رکھکر قلم اُٹھایا کریں۔ اور اسطرح دینی اور دنیاوی فایدوں کے منبع ٹھہریں ✦

غور طلب

شریر کی کمائی جو وہ کرتا ہے جھوٹھی ہے۔ پر صداقت بونیوالا سچا اجر پاویگا ✦ امثال ۱۱۔ ۱۸۔

مراسلات

ہاتھ۔ کان۔ آنکھ۔ زبان

کا

دلچسپ مناظرہ

آنکھ

اسکے بعد آنکھ زبان حال سے گویا ہو کر حکیم مطلق کی صنع کا لطیفہ یوں بیان کرنے لگی۔ کہ حکیم مطلق نے مجھے سات طبقوں* اور تین رطوبتوں سے بنا کر۔ گرم و تر مزاج ...

* فٹ نوٹ۔ اوّل طبقہ صلبیہ ہے جو دماغ کے بیچوں بیچ جا کر پھیلا ہے جسمیں ایک حصہ مجوفی داخل کیا ہے ✦ دوسرا طبقہ مشیمیہ ہے ✦ اس پتے کی بناوٹ حکیم مطلق نے ایک رقیق پردے سے جو دماغ میں جا کر جنید آوردوں سے جا ملا ہے ✦ اسمیں بہت سی رگیں بنائی ہیں کیونکہ مشیمیہ حقیقت میں بچہ دان کو کہتے ہیں ✦ جو اسمیں رگیں بنائی گئی ہیں گویا غذا کا رستہ ہے ✦ تیسرا طبقہ شبکیہ بہت باریک بنایا گیا ہے۔ جو جیسے مجوفی کے قریب ہے۔ اور مشیمیہ سے غذا لیتا ہے۔ جو رطوبت جلدیہ اور زجاجیہ کے نیچے بنایا گیا ہے ✦ جلدیہ رطوبت کا قوام صاف ذرا سرخی مایل ہے ✦ زجاجیہ رطوبت کا قوام صاف پگھلے ہوئے کانچ کیطرح ہے۔ اسی لئے اسے زجاجیہ کہتے ہیں۔ بیضیہ رطوبت بہت سفید ہے اور جلدیہ کے آگے اسلئے ہے تاکہ قوی روشنی آہستہ جلدیہ پر ٹھہر جائے ✦ چو... ہے جو شبکیہ کی جانب نکلا ہوا ہے۔ یہہ طبقہ بہت باریک جال کیطرح بنا ہے۔ اسمیں بہت سی شاخیں پھیلی ہیں ✦ اور رطوبتوں کا گویا مکان ہے ✦ پانچواں طبقہ جنبہ ہے ✦ اسکا جرم بہت غلیظ ہے ✦ یہہ طبقہ جلدیہ رطوبت کے سامنے واقع ہوا ہے ✦ نور کا روزن اسی میں

عطا فرمایا ہی :: صاحبو! غور کی آنکھ سے دیکھو۔ کہ اس احکم الحاکمین نے مجھے عالم بھر کی خوشیوں اور راحتوں کا چشمہ بنایا ہی :: سارے جسم میں مجھکو ہی سب سے افضل جگہہ اور اعلیٰ رتبہ دیا ہی :: میں پہلے ہی سے تخت نشین ہوں :: اُس قادر مطلق نے مجھکو تخت پر بٹھلایا۔ اور میری حفاظت کیواسطے بڑے بڑے سامان مہیا کئے ہیں :: میرے چاروں طرف مژگان کے سپاہی۔ اور فوجیں کھڑی ہیں :: ایک طرف ابرو کے ہزاروں سپاہی کبھی کالی کبھی سفید وردی پہنے ہوئے رات دن کھڑے رہتے ہیں :: اس امیر الامرا بادشاہ کا سخت حکم ہی۔ کہ مجھکو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائی جائے :: میرے دروازہ پر سپاہی اور خدمتگار ہر وقت حاضر رہتے ہیں۔ جو مجھکو دھوپ۔ ہوا۔ اور گرد سے ہر وقت محفوظ رکھتے ہیں :: اگر ذرا سا گرد یا ذرہ میرے پاس پہنچ جائے۔ تو پانی کی نہریں فوراً جاری ہو جاتی ہیں۔ جو میرے تخت و محل کو آناً فاناً صاف کر دیتی ہیں +

انسان کے تمام اندرونی حالات کا میں آئینہ ہوں۔ غصہ دل میں پیدا ہو تو اُس کا عکس مجھ پر ظاہر ہو جاتا ہی۔ دلی خوشی یا رنج ہو تو میرے ذریعے فوراً معلوم ہو جاتا ہی خدا نے مجھکو جسم کا بادشاہ بنایا ہی :: میرے بغیر اور کسکا استحقاق ہو سکتا ہی :: میرا دعویٰ فقط وجوہات خوبصورتی پر مبنی نہیں۔ میں بہت سا مفید کام بھی کرتی ہوں :: ساری دنیا کی خوبصورتی کا علم میں انسان کو پہنچاتی ہوں۔ باہر سے تمام عالم کی خبر اندر دیتی ہوں :: میرے بغیر دنیا کس کام :: ذری غور کیجئے اگر میں نہ ہوں تو یہہ باغ عمارتیں۔ اور دنیا کی تمام خوبصورت چیزیں کس کام :: چاند کی میٹھی روشنی۔ ستاروں کی چمک۔ پھولوں کی رنگت۔ کون دیکھیگا :: میرے بغیر انسان کا علم کیسا محدود ہو جائیگا :: دیکھئے کتابوں اور اخباروں کے ذریعے دنیا میں کسقدر فایدہ پہنچ رہا ہی۔ اور علم کیسی ترقی پر ہی :: میرے بغیر کتابوں کا کون مطالعہ کرتا۔ اور اخباروں کو کون پڑھتا بس ہر طرح سے اس عہدے کی حقدار میں ہوں +

غور کی آنکھوں سے دیکھو مہربان!
تل میں ہی میرے نمایاں آسمان

راقم۔ موہن لعل

بقیہ فٹ نوٹ۔ ہو وہ چھٹا طبقہ قرنیہ ہی۔ جو سخت اور شفاف ہی مگر باریک۔ گویا سینگ کیطرح بنا ہی۔ اور جلد بہ رطوبت کے پاس سے نکلا ہوا رطوبتوں کا رنج ہی :: حکیم مطلق نے اس کو پاسبانی کا عہدہ دے رکھا ہی :: اسے آنکھ کا حصار بھی کہتے ہیں :: [illegible] تواں طبقہ ملتحمہ ہی :: یہہ پردہ سخت اور شفاف ہی :: یہہ اُس عضلے سے ملا ہوا ہی۔ جو آنکھ کی پتلی کو ہلا رہا ہی :: جو سفید طبقہ دکھائی دے رہا ہی۔ یہہ بہت چکنے گوشت سے بنا ہی :: اسنے تمام آنکھ کو ڈھانپ رکھا ہی +

آنکھ۔

مسیحی شہادتوں کے مشاہدات

پر ایک ریویو

از برائے یک نگہہ جاں می دہم
گرچہ استغنا بجاناں می زنم

دماغی قوتوں سے کوشش کے ساتھ جو کام لئے جاتے ہیں۔ وہ بہت اعلیٰ درجہ کے ہوتے ہیں :: دل و دماغ بیکار نہیں پیدا کئے گئے ہیں۔ نہ اُنکی خلقت صرف زندگی کا باعث سمجھنا چاہئے +

عالی دماغ نازک خیالی کے وسیع میدان میں دوڑا کرتا ہی۔ اُسے یہہ بھی تو خیال نہیں ہوتا۔ کہ کسی کنکر پتھر کی ٹھوکر سے ناخن خیال پر کچھہ صدمہ آجائیگا :: جسطرف برق خیال کی نظر پڑ جاتی ہی۔ اُسیدر آس بندھ جاتی ہیں۔ اور طرح طرح کے اُنکے خیال سفارش کرتے ہیں۔ کہ اَور آگے بڑھئے۔ دیکھئے تو خیر مقدم کے لئے کیسی کیسی اولوالعزم عالی حوصلہ صورتیں کھڑی ہیں :: کچھہ شک نہیں کہ ایک فلسفانہ دماغ کیواسطے ایسے موقعے بہت پیش آجاتے ہیں۔ جنمیں ذرا اُلجھن بڑھ جاتی ہی۔ مگر ناخن ہمت۔ اور نازک خیالی کی اچھوتی طبیعت۔ بہت جلد ایسی گتھیاں سلجھا دیتی ہی :: دماغ کو واقعی ایسی صحیح۔ اور قوی قوتیں عطا ہوئی ہیں۔ جنسے انسان اشرف المخلوقات کہا جا سکتا ہی :: وہ قوتیں گو ہر ایک انسان میں پائی جاتی ہیں۔ مگر یہہ ضرور نہیں کہ ہر ایک انسان اُنسے کام بھی لے سکے +

سفیر صاحب نے جو مسیحی شہادتوں کے مشاہدات پر قلم اٹھایا۔ اور پادری الگزنڈر میر صاحب ڈی ڈی (ایڈنبرا) کی انگریزی کتاب کا سچا اُردو ترجمہ کر دکھایا۔ ایسا نہیں جسکا ہم اعزاز نہ کریں :: یہہ دوسری بات ہی۔ کہ کوئی قدر کی نگاہوں پر جگہہ نہ دے :: انصاف پسند غور کرینگے۔ کہ مترجم صاحب نے کیا بات پیدا کی ہی :: ایک اچنبھے کی بات تو یہی نظر آتی ہی۔ کہ مختلف لوگوں سے سُنا گیا ہی۔ اور وہ لوگ مقر ہیں کہ یہہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا۔ بلکہ کسی فلسفی عالی خیال کے دماغ سے نکلے ہوئے حروف ہیں۔ جو مقناطیسی قوتوں سے اپنی طرف کھینچے لئے جاتے ہیں +

میں انکے لئے افسوس کرتا ہوں جنہوں نے یہہ سلسلہ وار مضامین نہیں دیکھے۔ اور اگر ہر ایک ناظرین اخبار کے ملاحظہ سے گذرے میں تو ضرور میرا بیان صداقت کا درجہ حاصل کر سکتا ہی۔ کہ کیسے [illegible] دماغ ایسے نازک خیالوں کے واسطے درکار ہی۔ میرا یہہ خیال نہیں کہ [illegible] مترجم اس سے فایدہ اُٹھانے کی کوشش کرتے ہیں [illegible] کہ اُنہوں نے فلسفی خیالات معقول دلیلوں [illegible]

...ی کا جی
...یں ترجمہ کرکے ثابت
...تا ہی - یا جو لوگ میرے ہم خیال
...ہم خیال کیا بلکہ وہ عالی دماغ جنکے خرمن
کمال کا میں خوشہ چین ہوں اسمیں بجا ہوگیا تمکو اب بھی
صداقت کا درجہ نہ حاصل ہوا ہوگا ؟ ہاں شاید تم نے
...رے وہ مضامین نہ دیکھے ہوں - اگر دیکھے ہونگے تو
...ر قایل ہوگئے ہونگے - کہ مترجم صاحب نے کیسا اچھا
...ا ہی - کیونکہ ابتک اُردو کے علم ادب میں کوئی ایسی
...نظر نہیں پڑی جسمیں اس خوبصورتی کے ساتھ ذیل
...وں پر بحث کی گئی ہو +

...اوّل "شخصیت اور عدم طبعی" جو بصورت رسالہ اجمیر
...میں شایع ہوچکا ہی +

دوم - "عہد جدید کی قدیم تواریخی گواہی" دیکھو نورافشاں جلد ۱۸ - نمبر ۵۱ - ۵۲ - جلد ۱۹ نمبر ۱ - ۲ - ۴ سے ۱۰ تک +

سوم - "مسیح کی عدیم النظیر شخصیت" - دیکھو نورافشاں جلد ۱۹ - نمبر ۱۱ - ۱۲ - ۱۴ سے ۲۲ تک +

چہارم - "مسیحی معجزات" دیکھو نورافشاں جلد ۱۹ - نمبر ۲۳ سے ۲۵ تک +

پنجم - "مسیح کا جی اُٹھنا اور وہ کس بات پر دلالت کرتا ہی" دیکھو نورافشاں جلد ۱۹ - نمبر ۲۶ سے ۴۳ تک +

ان مضامین کو ترجمہ کرکے مترجم صاحب نے مسیحی مذہب
...ے اُردو خوان مسیحیوں کے
...سچے مذہب کی تقویت
...نے

بھی قایل نہیں کہ حضرت سفیر نے وہ کام کیا جو کسی تی - اے اور ایم - اے سے بھی نہیں ہو سکتا تھا - اور اگر کوئی کرتا بھی تو کس کام کا ہوتا - اگر قوم کو اس سے فایدہ نہ پہنچتا - اور یہہ بات کہاں ملتی جو حضرت سفیر نے پیدا کی - کیونکہ ہماری قوم کے نوجوان جہاں ذرا انگریزی بولنے کے عادی ہوتے تو زبان اُردو کا بولنا بھی معیوب سمجھتے ہیں - بلکہ بعضے تو اُنکی ایسی ہتی خراب کرتے ہیں - کہ نو وارد یورپین لوگوں سے بھی سبقت لے جاتے ہیں - اور شاید ایسے ہی لوگ میری راے کے خلاف ہونگے - کیونکہ اُنکا یہہ گمان ہوگا - کہ ہم تو اس کتاب کو انگریزی میں بھی پڑھ سکتے تھے - جب یہہ حال ہی تو کون اسکے ترجمہ کرنیکا بیڑا اُٹھاتا - حضرت سفیر نے اسکا ترجمہ کردیا - اور اسمیں زبان کا لطف ایسا دکھایا ہی - کہ اسی کو دیکھکر اکثر لوگ اسکے ترجمہ ہونے پر شک لاتے ہیں - اب اس محنت اور جانفشانی کی قدر قوم کے ہاتھ ہی - کہ ان پانچوں بابوں کو ایک جگہہ جمع کرکے چھپوا دے - بیشک حضرت سفیر نے کمال کیا ہی اور وہ دل و جان سے سراہنے کے قابل ہیں - اگر ہمارے مسیحی بھائی اسطرف توجہ نہ کریں تو ہم خیال کرسکتے ہیں کہ وہ اپنی دُنیاوی تعلیم کیطرح اپنے سچے مذہب کی تقلید میں بھی دوسری قوموں سے بہت پیچھے ہیں - کیونکہ ایسے لایق شخصوں کی محنت عزت اور قدر کی نگاہوں سے دیکھنے کے قابل ہی +

راقم احمد شاہ از رتلام سنٹرل انڈیا

نورافشاں کی ترقی

اخباروں سے بھی خاص فواید ہیں - کیونکہ رعایا کی جمیع بہبودیاں اخبارات پر موقوف ہیں :: جن مُلکوں میں اخبارات جاری ہیں - واں ہر خاص عام اپنے خیالات ظاہر کرسکتا ہی - رعایا سرکار کے منشا سے واقف ہوجاتی ہی - اور رعایا کی کیفیت سرکار پر ظاہر ہوجاتی ہی :: ... ہی سے ہر ایک بات کے عیب و صواب کو بتاسکتے ہیں :: اور اخبار ہی بد رسموں اور خیالاتِ باطلہ کو مٹاتے ہیں ... توہمات واہیہ کو گھٹاتے - مُلک کے لایق فایق ہمدرد اخباروں کے ذریعہ سے عوام میں تہذیب - اور تعلیم پھیلا سکتے ہیں :: اخباروں ہی سے ہم گھر بیٹھے بٹھائے عالم کی خبریں معلوم ہوجاتی ہیں :: قوت بیانیہ مُدلل ہوتی ہی اور قوت تحریری زور پکڑتی ہی - قوت مُدرکہ بڑھتی ہی - قوتِ متخیلہ ترقی پاتی ہی :: اخباروں ہی سے بول چال میں خوبی آتی ہی - علو ہمتی بلند ہوتی ہی - پست ہمتی پست ہوتی ہی :: غرض اخبار وہ عمدہ چیز ہیں کہ اگر انکو بے مختار وکیل - اور وردِ مسند ادیب کہیں تو بہت زیبا اور بجا ہی :: لیکن یہہ حال ہر ایک اخبار کا نہیں ہی - بعض تو سراسر فحش ہیں - مگر بعض قدرے عمدہ بھی ہیں :: اب اُن اخبارات کی جو عمدہ ہیں - تین قسمیں ہیں - ایک تو مذہبی جنکو دنیاوی مخصوں سے مطلق لگاؤ نہ ہو :: دوم - دُنیاوی جنہیں مذہبی باتوں سے سروکار نہ ہو :: سوم دینی اور دنیاوی - جنمیں دونوں قسم کے مضامین ہوتے ہیں :: ان قسموں میں سے لوگ اپنے اپنے مطلب طبیعت کے اخبار لیتے ہیں - بعض لوگ صرف دنیاوی اخبار خریدتے ہیں - بعض مذہبی بعض تینوں قسم کے :: نورافشاں ایک عجیب قسم کا اخبار ہی - جو ہر قسم پسند شخص کیواسطے مفید ہی :: اگر کوئی شخص مذہبی ... پر دلدادہ ہو - تو یہہ بھی اسمیں موجود ہیں :: اگر مُلکی اور علمی مضامین درکار ہیں - تو بھی حاضر :: اگر دونوں قسم کے چاہو - تو یہہ بھی تیار - غرضکہ نورافشاں ہر ایک شخص کے لئے مفید مطلب ہی :: یہی وجہہ ہی - کہ نورافشاں کو ہمیشہ ترقی نصیب ہوتی رہی ہی - پہلے یہہ اخبار آٹھ صفحہ کا تھا - پھر بار... جب یہہ آٹھ صفحہ کا تھا - تو عمدہ عمدہ مضامین ...

نے تھے۔ وجہ ہونکی گنجایش نہیں ہوتی تھی۔ اگر وجہ
بھی ہوئے تھے۔ تو دیر تک باقی آیندہ کا رونا لگا رہتا تھا۔
وب مضمون بھی پورا ہوجاتی تھی۔ لیکن جب سے
کے بارہ صفحہ ہوگئے۔ تو یہہ شکایت قدرے رفع ہوگئی۔
مگر قاعدہ ہے۔ کہ جوں جوں زمانہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ ویسے
ہی انسان کی حاجات وسیع ہوتی جاتی ہیں۔ مثلاً
بچہ چھوٹا ہوتا ہے تو اسکے واسطے تھوڑی غذا درکار ہوتی
ہے۔ مگر جوں جوں وہ بڑھتا جاتا ہے۔ توں توں اسکے
واسطے زیادہ خوراک درکار ہوتی ہے ؛ اسیطرح ہر پشت
کے لوگوں کو اپنی اپنی حالت کے مطابق سامان کرنا پڑتا
ہے ؛ گذشتہ کی نسبت ہندوستان کا اب کچھہ اور ہی حال ہے ؛
اسکی حاجتیں سابق کی نسبت بڑھگئی ہیں۔ جنمیں سے ایک
یہہ ہے۔ کہ پہلے ان اطراف میں کوئی مسیحی اخبار نہ تھا۔ مگر
پھر ایک وقت آگیا۔ کہ ایک اخبار جاری کیا جائے
اور اب وہ ابتدائی زمانہ گذر گیا۔ اب وہ وقت آگیا
ہے۔ کہ مسیحی نہ صرف شمار میں بلکہ تعلیمی لیاقت میں بھی ترقی
کر گئے ہیں ؛ اور ساتھہ ہی ہماری حاجتیں بھی بڑھ گئی
ہیں ؛ اب کیا یہہ ممکن ہے کہ ہماری نئی اور کثیر حاجات اس
[illegible]ے پرچہ سے رفع ہوتی رہیں ؟ کیا ہم اسکو اپنی ضرورتوں
کے مطابق ترقی نہ دیں ؟ اب جو کچھہ ہماری ضرورتیں ہیں یہہ
ہیں کہ ہماری قومیت۔ اور قومی یگانگت۔ اور حقوق۔
[illegible]نی انشاپردازی۔ اور ترقی علوم۔ اور مخالف اخباروں
[illegible] جواب دینا ؛ نور افشاں کی اس موجودہ حالت
میں [illegible] ذرا مشکل سے ادا ہوتا ہے ؛ لیکن ہم یہہ نہیں کہتے
کہ نور افشاں ان باتوں کی بابت خاموش رہا۔ خاموش
نہیں۔ بلکہ جسوقت سے یہہ جاری ہوا ہے۔ اُسوقت سے
[illegible]تک نہایت عمدہ طور سے دینی خدمت کرتا۔ اور اپنے
[illegible] کا منہہ بند کرتا رہا۔ خداوند یسوع مسیح کا نجات بخش
[illegible]ے کانوں تک پہنچاتا رہا۔ عمدہ عمدہ نصایح

اور ہدایات سناتا رہا ؛ سوتوں کو بیدار کرتا۔ اور کم ہمتوں
کو ہمت دیتا۔ اور راہ حق بتاتا رہا۔ اور اسکے عوض گالیاں
کھاتا رہا۔ خدا کے باغی سپاہیوں نے اسپر نہایت سختی کی۔
لیکن یہہ نرمی سے اُن سب پر غالب آیا۔ اور مردانہ سپاہی
کیطرح میدان تحقیق میں روحانی ہتھیاروں سے لڑتا رہا ؛
وقتاً فوقتاً محمدیوں۔ ہندوں۔ آریوں سے ایک چھیڑ
چھاڑ رہی۔ کئی اخباروں نے اسکو نار افشاں۔ گرانی اخبار
جہالت افشاں۔ جہالت نشاں کا خطاب دیا۔ مگر اسنے
بڑی سنجیدگی و متانت اور شایستگی سے انکو جواب دیا۔
اور راستی اور سچائی سے اپنے نجات دہندہ خداوند یسوع
مسیح کی بشارت دی۔ لیکن اگر اسکے صفحہ کم سے کم چار اور
بڑھا دیئے جائیں۔ تو اس سے بھی زیادہ کام نکل سکتا ہے
کیونکہ اگر کوئی کم سامانی کی حالت میں مفید اور قابل تعریف
کام کرے۔ تو اُمید کیجا سکتی ہے۔ کہ اچھے سامان کی حالت
میں وہ اور زیادہ کر سکیگا۔ ایسا ہی حال نور افشاں کا
ہے۔ کمزوری کی حالت میں بہتیروں کے چھکے چھڑائے
ہوئے ہیں۔ بڑی بڑی مشکلات دینی کو حل کرتا رہا ہے۔
تو اسکی یہہ کارروائی اُمید بلکہ یقین دلانیوالی ہے۔ کہ اگر
نور افشاں اور بڑھا دیا جائے۔ تو اسنے بڑھکر مفید باتیں
زیادہ تر مفید طور سے ادا کریگا ؛ نور افشاں دینی۔ اور
دنیاوی دونوں قسم کے امورات کو شایع کرتا ہے۔ مگر ہنوز
انکو وسعت کے ساتھہ اور خاطر خواہ ادا نہیں کر سکتا۔
کیونکہ گنجایش نہیں ہے ؛ اخبار چھوٹا مگر کام بڑا ہے ؛ ای
صلیب کے غیرت مند سپاہیو! غور تو کرو۔ کہ صرف نور افشاں
ہی کل ہندوستان میں اُردو مسیحی مذہب کا پرچہ ہے۔
سو وہ بھی کیسا مختصر ہے ؛ خیال تو کرو۔ آجکل ہندوستان
میں سیکڑوں پرچے محمدیوں۔ ہندوں۔ آریوں کے
شایع ہوتے ہیں۔ آجکل ہر ایک اخبار کا یہی حال ہے
کہ ضرور وہ کچھہ نہ کچھہ مسیحی مذہب کی بابت تحریر کرتا ہے۔

ہے۔ کچھہ ا[illegible]
مقاصد کتنے وسیع ہیں
بھائیوں کے دینی اور دنیاوی
باتیں ہر قسم کی لکھکر انکو روحانی۔ اور جسمانی فاید[illegible]
پہنچانے کی نیت رکھتا ہے۔ اس حال میں ظاہر ہے۔ کہ اس
اخبار کو کیسا عمدہ اور نفیس اور حجم میں کتنا زیادہ ہونا
ہماری طرف سے تو اسکا یہہ جواب ہے۔ کہ " ہزار [illegible]
لاکھہ گنا " ؛

ای مسیحی بھائیو! اگر اخبار نور افشاں بڑھ[illegible]
تو اس سے بہت فواید اور بھی نکلینگے ؛ مثلاً باقی [illegible]
جھگڑے سے نجات ملیگی۔ اور مسیحی اُردو شاعری
آجکل اشد ضرورت ہے۔ بہت ترقی ہوگی [illegible]
کے فضل سے اسکے ایڈیٹر ایک لایق فایق مسیحی [illegible]
باکمال ہیں۔ اور بہت سکولوں میں اسکا دخل ہو سکتا
ہے۔ سرمن (وعظ) کیواسطے اسکے کالم کھولدیئے جا سکتے
ہیں غرضکہ ایک فواید نہیں۔ ہزارہا ہیں۔ جنکی تفصیل بیجا
ناممکن ہے ؛

خدا کا شکر ہے۔ کہ آجکل مسیحی نوجوانوں کو نور افشاں
کی ترقی منظور ہے۔ اور وہ دل و جان سے چاہتے ہیں
کہ اسمیں ترقی ہو۔ ہمیں یاد ہے۔ کہ جب ناظرین نور افشاں
کو یہہ تجویز سوجھی تو ایڈیٹر صاحب نور افشاں نے فرمایا تھا
کہ جبتک خریداروں کی کافی تعداد نہ بڑھے۔ تبتک بڑھایا
نہ جائیگا۔ لیکن الحمد للہ کہ غنچہ اُمید وا ہوگیا۔ کیونکہ سفیر
صاحب نے اپنے سفر میں [illegible]
[illegible]
ہیں۔ اور ایڈیٹر صاح[illegible]
دلائی تھی۔ کہ " [illegible]
تجویز[illegible]